www.pildat.org

بیک گراؤنڈ پیپر

مارچ 2010

منشیات اور پاکستان

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈیولپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

www.pildat.org

بیک گراؤنڈ پیپر

مارچ 2010

منشیات اور پاکستان

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈیولپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: جنوری 2010

آئی ایس بی این 978-969-558-160-5

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ناشر

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

رجسٹرڈ آفس: 172-M، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: (+92-51) 111-123-345 فیکس: (+92-51) 226-3078

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ	
اظہار لاتعلقی	
تعارف	07
تاریخی سیاق وسباق	07
گذرگاہیں اور پیداوار	07
منشیات کنٹرول کرنے کے لئے سرکاری ایجنسیاں/ محکمے	08
۔ وزارت نارکوٹکس کنٹرول	08
۔ اینٹی نارکوٹکس کنٹرول	08
۔ نارکوٹکس انٹرڈکشن کمیٹی	08
۔ انٹرا ایجنسی ٹاسک فورس	08
۔ پاکستان کوسٹ گارڈ	08
۔ فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی	08
۔ ائرپورٹ سیکیورٹی فورس	08
۔ پاکستان کسٹمز	08
۔ فرنٹیئر کور (سرحد، بلوچستان)	08
۔ فرنٹیئر کانسٹیبلری	09
۔ پاکستان رینجرز (پنجاب اور سندھ)	09
۔ صوبائی پولیس (پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد)	09
منشیات کے روک تھام کی حکمت عملی	09
پاکستان میں منشیات کا استعمال	10
انسداد منشیات پالیسی 2010 ایک تجزیہ	11
ماحصل	13
حوالہ جات	15
خاکہ اور اعداد وشمار	
جدول 1۔ پاکستان میں منشیات کی سالانہ ضبطگیاں	09
جدول 2۔ پاکستان میں ہیروئن کا استعمال	10
خاکہ 3۔ پاکستان میں منشیات کی سالانہ ضبطگیاں	12

پیش لفظ

منشیات کی پیداوار اور سمگلنگ اور اس کا پاکستان کے خلاف دہشت گردی اور شورش سے تعلق پاکستان کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ حکومت پاکستان انسداد منشیات پالیسی 2010 کا اعلان کرنے والی ہے اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان کے شہری پالیسی کے مسودہ کا جائزہ لیں اور اس کو آخری شکل دینے سے پہلے حکومت کو اپنی رائے دیں۔

یہ بیک گراؤنڈ پیپر مس صوفیہ صدیقی نے PILDAT کی راہنمائی میں تیار کیا ہے تا کہ پالیسی کے مسوّدہ کو سمجھنے کیلئے پس منظر کا کام کر سکے۔ وزارت منشیات کنٹرول کی بنائی ہوئی انسداد منشیات پالیسی اس بیک گراؤنڈ پیپر اور معاشرے کے مختلف طبقوں کے ساتھ مشاورت کا محرک بنی۔ ہم وزارت نارکوٹکس کنٹرول کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں بیک گراؤنڈ پیپر تیار کرنے میں پالیسی ڈرافٹ اور سالانہ کتب فراہم کیں۔

اظہارِ لاتعلقی

PILDAT اور اس کی ٹیم نے اس بیگ گراونڈ پیپر میں فراہم کی گئی تمام معلومات کے صحیح ہونے کے لئے مکمل کوشش کی ہے تاہم PILDAT اور اس کی ٹیم کسی بھی غیر ارادی غلطی کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

اسلام آباد

مارچ 2010

تعارف

منشیات سے مراد کوئی بھی ایسا ذہنی کیفیت پر اثر انداز ہونے والا مرکب یا پھر منشی دوا ہے جو کہ مارفین جیسے اثرات کا باعث بنے یعنی موڈ اور رویئے کو تبدیل کر دے اور عام طور پر نیند یا غنودگی کا باعث بنے (1)۔ ایشیاء میں افیون کی پیداوار کے دو اہم ترین علاقوں میں سے ایک گولڈن کریسنٹ یا سنہرا ہلال ہے۔ جہاں ایران، پاکستان اور افغانستان کے سرحدی پہاڑی علاقے مل کر ایک ہلال کی سی شکل بناتے ہیں۔ اس خطے میں بنیادی طور پر افیون پیدا ہوتی ہے جس میں ہیروئن بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چرس اور حشیش بھی تیار کی جاتی ہے۔ اس خطے میں اتنی منشیات پیدا ہوتی ہے جو کہ امریکہ، یورپ اور وسطی ایشیاء کی مشترکہ منشیات کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔(2)

تاریخی سیاق وسباق

افیون پاکستان کے لئے نئی درآمد نہیں ہے۔ حتیٰ کہ مغلوں اور انگریزوں کے ادوار میں بھی اس علاقے سے افیون برآمد کی گئی۔ ہمارے ملک میں 1979 میں ہیروئن کی پیداوار کثیر مقدار میں ہوئی۔ بعدازاں 1979 کے حدود آرڈیننس کے نفاذ کی وجہ سے 1980 کی دہائی کے وسط میں پوست کی کاشت اور افیون کی پیداوار میں بتدریج کمی ہوئی۔

گزرگاہ اور پیداوار

افغانستان میں پیدا کی گئی افیون سے بننے والی منشیات کے لئے پاکستان ایک اہم راستہ ہے۔ پاکستان میں اور یہاں سے افیون آمیز ادویات کی اسمگلنگ میں 2001 سے 2006 میں 6100 میٹرک ٹن ہو گئی ہے(3)۔ UNODC کے 2009 کے افغانستان افیون اور پوست سروے کے مطابق 2009 میں 74 فیصد پوست پاکستان کے بارڈر کے ساتھ پانچ صوبوں میں کاشت کی گئی۔ 57 فیصد افغان پوست کی فصل صوبہ ہلمند میں کاشت کی گئی جو کہ بلوچستان کے بارڈر پر واقع ہے۔ دیگر افیون پیدا کرنے والے افغانی صوبے جو پاکستان کے بارڈر پر واقع ہیں ان میں قندھار، نمروز، ننگرھار اور بدخشاں شامل ہیں۔ یہ حقائق اس چیز کی عکاسی کرتے ہیں کہ یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ منشیات کی سمگلنگ کا راستہ پاکستان سے گذرتا ہے۔ زیادہ تر چرس کی سمگلنگ افغانستان کے علاقے سے ہوتی ہے لیکن باقی تیاری کا عمل پاکستان کے ناقابل رسائی علاقوں اورکزئی اور کرم ایجنسیوں اور تیرہ کے علاقے خیبر ایجنسی میں ہوتا ہے۔ پھر یہ قبائلی علاقوں سے بلوچستان کی طرف جاتی ہے اور براستہ ایران اور مکران کے ساحل سے ملک سے باہر جاتی ہے۔

رجحان یہ ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان میں پوست کی پیداوار 2000ء میں 600 ایکٹر سے بھی کم ہو گئی تھی۔ لیکن 2004ء میں قبائلی علاقوں میں بڑھ کر 3100 ایکٹر تک پہنچ گئی تھی (4) اسی سال افغانستان افیون سروے کے مطابق افیون کی کاشت غیر معمولی حد تک بڑھ کر 131,000 ایکٹر تک پہنچ گئی تھی۔ بعدازاں 2007ء میں یہ پیداوار 193,000 ایکٹر کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی تھی لیکن اب یہ گر کر 2009 میں 123,000 ایکٹر سالانہ تک آ چکی ہے۔ افغانستان کی پیداوار دنیا میں منشیات کی ضرورت کا 90 فیصد پورا کر رہی ہے۔ 2008/2009 میں افیون کی کاشت 1779 ایکٹر رقبے پر ہو رہی تھی۔

زیادہ تر افیون گو کہ افغانستان کے علاقے میں پیدا ہوتی ہے (5) مگر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پاکستان کے اورکزئی اور کرم ایجنسی اور تیراہ کے علاقوں میں تیار ہو کر صوبہ سرحد سے بلوچستان کی جانب اور ایران یا مکران کے ساحلی علاقوں سے ملک سے باہر بھجوائی جاتی ہے۔

افغانستان سے تیار شدہ افیون کی سمگلنگ کے لئے مشہور بیرونی راستے ہلمند سے بلوچستان عام طور پر چمن عبور کر کے اور قندھار اور مشرقی مارکیٹ جیسا کہ بدخشاں سے صوبہ سرحد کے سرحدی علاقوں تک تصور کیئے جاتے ہیں۔ کچھ سامان پاکستان کی بڑی بندرگاہ کراچی اور چھوٹی بندرگاہ بندر عباس سے یورپ اور خلیج کی طرف بھجوایا جاتا ہے۔

منشیات کی سمگلنگ کے متعلق صحیح اور تفصیلی معلومات موجود نہیں ہیں تاہم یہ جانا جاتا ہے کہ منشیات کے سمگلر اس علاقے سے مغربی یورپ اور دیگر منازل کی طرف تین راستوں پر بھروسہ کرتے ہیں جن میں ایک پاکستان سے جنوبی راستہ ہے ملک کا جغرافیائی محل

1. http://www.justice.gov/dea/concern/narcotics.html
2. http://www.drugpolicy.org/global/drugpolicyby/asia/casia/
3. UNODC Pakistan. (2008). Illicit drug trends in Pakistan, p 6: http://www.unodc.org/documents/regional/central-asia/Illicit%20Drug%20Trends%20Report_Pakistan_rev1.pdf
4. Taylor, Dr. L. (2006). The nexus of terrorism and drug trafficking in the golden crescent: Afghanistan, USAWC Strategy Research Report, p 19: http://www.dtic.mil/cgi-bin/GetTRDoc?AD=ADA449213&Location=U2&doc=GetTRDoc.pdf
5. United Nations Office on Drugs and Crime: http://www.unodc.org/pakistan/en/country_profile.html

وقوع سمگلنگ کے لئے بہت موزوں راستہ فراہم کرتا ہے۔ یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ پاکستان سے خلیجی ریاستوں، بھارت، چین، سری لنکا اور شمال مشرقی ایشیاء میں سمگلنگ کے لئے ہوائی راستے استعمال بھی کیئے جاتے ہیں۔ سمندری راستوں کو کچھ خلیجی ریاستوں اور افریقہ کے راستے یورپ تک رسائی کے لئے ترجیح دی جاتی ہے۔

منشیات کی روک تھام کے سرکاری ادارے

وزارت برائے نارکوٹکس کنٹرول
(Ministry for Narcotics Control)

نارکوٹکس کنٹرول ڈویژن 1989 میں قائم ہوا تھا اور پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ (PNCB) اس سے منسلک محکمہ ہوگیا۔ اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس بھی اسی سال قائم ہوئی۔ اینٹی نارکوٹکس فورس (ANF) بنانے کے لئے PNCB اور ANTF کو ضم کیا گیا اور ڈائریکٹر جنرل کی سربراہی میں اسے ایک منسلکہ محکمہ قرار دیا گیا۔ نارکوٹکس کنٹرول ڈویژن کو 2002 میں مکمل وزارت کا درجہ دے دیا گیا۔ اس کے کاموں میں منشیات کے متعلق پالیسی دینا، منشیات پر قانون سازی کو آگے بڑھانا، منشیات کے کنٹرول کے لئے بین الاقوامی امداد کی رابطہ کاری، منشیات کے کنٹرول کے لئے صوبوں کے درمیان نارکوٹکس اور خطرناک نشہ آور ادویات کے متعلق رابطہ قائم کرنا، ایسی پالیسیوں کے اطلاق کی نگرانی اور اینٹی نارکوٹکس کے دوسرے معاملات، انتظام و بجٹ کی ضابطہ کاری شامل ہے۔

اینٹی نارکوٹکس فورس (Anti-Narcotics Force)

ANF ایک اہم قانون نافذ کرنے والے ادارے کے طور پر حقائق جمع کرتی ہے اور مجرموں کو گرفتار کر کے تفتیش کرنے اور مقدمہ چلانے کی ذمہ دار ہے۔ یہ منشیات کی کمائی سے بنائے گئے اثاثہ جات اور منی لانڈرنگ کو روکنے کا بھی کام کرتی ہے۔ اے این ایف منشیات کی طلب میں کمی جیسے منصوبوں پر بھی کام کرتی ہے۔ منشیات کے خلاف عمل کو جاری رکھنے کے لئے اے این ایف نے اپنے اختیارات پاکستان کوسٹ گارڈز اور پاکستان رینجرز کو تفویض کئے ہوئے ہیں جیسا کہ پاکستان سے کئی منشیات پاک ایران سرحد، مکران کے ساحل یا بحری اور ہوائی راستوں سے سمگل کی جاتی ہے ۔

نارکوٹکس انٹرڈکشن کمیٹی (Narcotics Interdiction Committee)

یہ کمیٹی 1997 میں قائم کی گئی تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں برابر طور پر منشیات کی روک تھام کریں اور وفاقی حکومت کا انتظامی کردار زیادہ پر اثر بنائیں۔ اس کے سربراہ سیکریٹری نارکوٹکس کنٹرول ڈویژن ہیں۔

انٹرایجنسی ٹاسک فورس (Inter-Agency Task Force)

پاکستان کے وزیراعظم نے 3 فروری 2010 کو ایک انٹرایجنسی ٹاسک فورس کے قیام کی منظوری دی۔ ڈائریکٹر جنرل ANF اس ٹاسک فورس کے چیئرمین ہیں اور اس کے ممبران میں وفاقی اور صوبائی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے نمائندے شامل ہیں۔ اس ٹاسک فورس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ منشیات کے کنٹرول کی حکمت عملی کے مربوط نفاذ کے ذریعے حکومت پاکستان کی انسداد منشیات پالیسی کی اثر انگیزی کو بڑھایا جائے تا کہ پاکستان ایک منشیات سے پاک ریاست بن سکے۔

پاکستان کوسٹ گارڈ (Pakistan Coast Guard)

پاکستان کوسٹ گارڈ پاکستان کے ساحلی سرحدوں کی حفاظت کی ذمہ دار ہے اس کا دائرہ کار 30 سے 120 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔

فیڈرل انوسٹی گیشن ایجنسی (Federal Investigation Agency)

اینٹی کرپشن اور اکنامک کرائم ونگ ایف آئی اے کا اہم حصہ ہیں جو کہ دہشت گردی اور انسانی سمگلنگ کے علاوہ منظم جرائم کے معاملات کو دیکھتے ہیں۔ صدر دفتر میں اس ونگ کا سربراہ پولیس کا اعلی آفیسر بطور ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ہوتا ہے جو ڈائریکٹر جنرل کی مدد کرتا ہے۔ اور زونل ڈائریکٹرز سے ان کے کام سے متعلق رابطہ کاری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کا ایک اہم کام جعلی ادویات کی پیداوار کی نگرانی کرنا ہے۔ ایف آئی اے کرائم ونگ نے ادویات کی غیر قانونی تجارت کو جڑ سے اکھاڑنے کا چیلنج قبول کیا ہے اور 416 ملین کی جعلی ادویات برآمد اور آٹھ غیر قانونی فیکٹریاں بند کروائی ہیں۔ صوبائی صدر دفاتر میں خصوصی ڈرگ یونٹس بھی قائم کئے گئے ہیں ۔ ایف آئی اے نے سال 2005 اور 2006 میں جعلی ادویات کے خلاف 67 کیس درج کئے ہیں۔

ائرپورٹ سیکیورٹی فورس (Airports Security Force)

اے ایس ایف دیگر فرائض کی سرانجامی کے ساتھ مختلف ہوائی اڈوں پر سامان کی سکریننگ کے نظام کے ذریعے منشیات کی سمگلنگ کا سراغ لگاتی ہے۔

پاکستان کسٹمز (Pakistan Customs)

پاکستان کسٹمز کے دو اہم حصے ہیں۔ معلوماتی اور تفتیشی ڈویژن اور کسٹمز محصولات۔ دونوں اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر منشیات کے خلاف کام کرتے ہیں۔

فرنٹیئر کور (Frontier Corps) (سرحد اور بلوچستان)

یہ وفاقی نیم فوجی فورس ہے۔ جو پاکستان آرمی کے افسران کی قیادت میں خصوصی طور پر

سرحد اور بلوچستان کے قبائلی علاقوں سے بھرتی کی جاتی ہے۔ ایف سی با قاعدہ طور پر افغانستان اور ایران کے ساتھ سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ منشیات کی سمگلنگ کو روکتی ہے۔

فرنٹیر کانسٹیبلری (Frontier Constabulary)

ایک وفاقی نیم فوجی فورس جس میں زیادہ تر سرحد کے لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں لیکن پنجاب میں بھی کام کرتی ہیں۔

پاکستان رینجرز (Pakistan Rangers) (پنجاب سندھ)

پاکستان رینجرز صوبہ پنجاب اور سندھ کی داخلی حفاظت قائم رکھنے میں مدد یتی ہے اور بھارت کے ساتھ ساتھ سرحد کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ منشیات اور ذہنی کیفیت پر اثر انداز ہونے والے مرکبات کی روک تھام کی ذمہ دار ہے۔

صوبائی پولیس (Provencial Police) (پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد)

صوبائی پولیس کا فرض ہے کہ ملک کے اندر منشیات کی سمگلنگ اور تقسیم اور خصوصا استعمال کی تمام سطحوں پر نظر رکھے

منشیات کی روک تھام کی حکمت عملی

پاکستان کی انسد منشیات کی حکمت عملی میں لہ نون کے نفاذ اوزمت ل ذرائع کی ترقی کے ذریعے منشیات کی طلب اور ر میں کمی اور قومی اور بین الاقوامی تعاون کا فروغ شامل ہے۔ پاکستان کے لہ نون نافذ پ نے وا لے ارے اپنی مربوط اور مرتکز کوششوں کی وجہ سے بہت بڑی مقدارروں میں چھاپوں کے ذریعے منشیات پ نے میں کامیاب رہے ہیں

مندر ذیل جدول۔1 میں ان لانہ ضبگیوں کی تفصیل (میٹرک ٹن) ی گی ہے پاکستانی لہ نون نافذ پ نے وا لے اروں نے پچھلے چھ لوں میں کی ہیں۔

جدول 1: پاکستان میں منشیات کی سالانہ ضبطگیاں

حشیش	ہیروئن	مارفین بیس	افیون	سال
99123.245	6363.931	27777.550	5785.710	2003
135638.674	3487.550	21256.000	2495.112	2004
93994.402	2144.497	22196.800	6447.682	2005
115443.699	2819.072	32657.600	8997.380	2006
109530.453	2873.857	10989.000	15368.594	2007
134620.525	1896.465	7324.890	27242.620	2008
124000.295	433.531	1353.000	6081.322	2009

ذریعہ: وزارت نارکوٹکس کنٹرول۔ سالانہ رپورٹ 2009 - 2008، حکومت پاکستان

خاکہ 1: پاکستان میں منشیات کی سالانہ ضبطگیاں

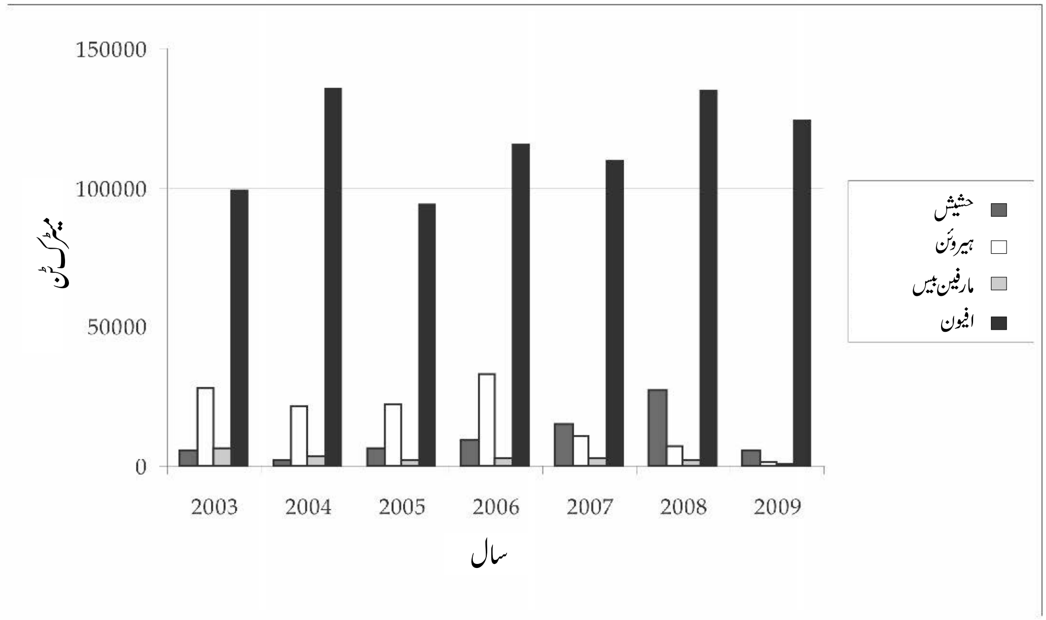

جوں جوں افغانستان میں افیون کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں ہیروئن اور مارفین کی بھاری مقداریں بھی ایسی مناسبت سے چھاپوں میں ضبط کی گئی ہیں۔ خاص طور سے 2003 سے لے کر اب تک پاکستان نے اپنے گولڈن کریسنٹ (سنہرے ہلال) کے پڑوسیوں کے مقابلے میں ایسی منشیات جن کی بنیاد ہیروئن یا مارفین پر ہو کہیں بڑی مقداروں میں چھاپوں کے ذریعے ضبط کی ہیں۔

پاکستان میں منشیات کا استعمال

1993 کے پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے منشیات کے قومی سروے کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی مقدار 30 لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ ان میں سے 51 فیصد ہیروئن کے نشئی تھے اور 72 فیصد منشیات کے عادی افراد جن کی عمریں 24 سے 30 سال کے درمیان تھیں۔ حالیہ اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد کا تخمینہ تقریبا 60 لاکھ افراد کے لگ بھگ ہے۔ (6) اگرچہ پاکستان کی انسداد منشیات پالیسی 2010 کے مسودے میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ پاکستان میں موجودہ وقت میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد کے بارے میں تازہ ترین اور حتمی اعداد وشمار دستیاب نہیں ہیں۔

پاکستان میں منشیات کے استعمال کے مسئلے کی قومی رپورٹ 2006 جسے حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات و جرائم UNODC نے مل کر تیار کیا ہے کے مطابق چرس اپنی کم قیمت اور آسانی سے دستیابی کی وجہ سے سب سے زیادہ استعمال ہونے والا نشہ ہے اور اسے باقی نشوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اگرچہ رپورٹ میں اس کے استعمال کے بارے میں کوئی تخمینہ نہیں دیا گیا تاہم اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ 2000ء کے بعد سے مصنوعی سکون بخش ادویات کے ساتھ ساتھ اس کے استعمال میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

اس رپورٹ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پاکستان میں افیون سے تیار ہونے والی منشیات کے عادی افراد کی تعداد ایک مستقل ہموار سطح پر آ گئی ہے۔ اس رپورٹ میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ افیون سے تیار ہونے والے نشوں کے عادی افراد کی تعداد 628,000 میں کمی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تعاون کے فروغ پر بھی زور دیتی ہے تاکہ منشیات کے ناسور کا مقابلہ کیا جا سکے۔ پالیسی کے چند اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

6. UNODC Pakistan. (2008). Illicit drug trends in Pakistan, p 19: http://www.unodc.org/documents/regional/central-asia/Illicit%20Drug%20Trends%20Report_Pakistan_rev1.pdf

- سماجی اور سیاسی انتشار
- معاشی ناہمواری
- روک تھام اور قانون کے غیر مؤثر نظام کی وجہ سے منشیات تک آسانی سے رسائی
- جامد اور دقیانوسی تدریسی نظام اور نصاب
- غیر مناسب تفریحی اور سماجی سرگرمیاں، مراکز اور مواقع
- ساتھیوں اور ہم عمروں کا دباؤ خاص طور پر سکول کے نوجوانوں کے لئے
- مصنوعی خوشی اور فرار حاصل کرنے کی کوشش
- والدین کا غیر مؤثر کنٹرول اور اثر
- ایسی دوائیوں کا عادی ہونا جنھیں ابتداء میں ڈاکٹروں نے درد یا ذہنی دباؤ سے چھٹکارے کے لئے تجویز کیا ہو
- مذہبی اقدار کا کم ہوتا ہوا اثر
- ذرائع ابلاغ کا اثر جن میں منشیات اور ان کے استعمال کو پرکشش دکھایا گیا ہو۔

مندرجہ بالا عوامل ملک میں منشیات کے استعمال اور پیداوار میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ (تاکہ ملک میں اور بیرون ملک اس طلب کو پورا کیا جا سکے)۔ تاہم دوسرے عوامل میں جو کہ ملک میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کا باعث بن رہے ہیں، سرحدوں پر روک تھام، غیر مؤثر نظام خاص طور پر پاکستان کی مغربی سرحد پر، اور سمگلروں کی حکام کو جھانسہ دینے کی صلاحیت شامل ہیں۔ یہ انتہائی ضروری ہو چکا ہے کہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت (وفاقی اور صوبائی) قانون نافذ کرنے والے اداروں کی استعداد کاری کرے تاکہ وہ نہ صرف سمگلنگ کیلئے مشہور سرحدوں کی سختی سے نگرانی کر سکیں بلکہ نئے راستوں اور سمگلنگ کے بدلتے ہوئے طریقوں کی نشاندہی کر سکیں۔

انسداد منشیات پالیسی 2010 ، ایک تجزیہ

انسداد منشیات پالیسی 2010 ایسی حکمت عملی ہے جو کہ منشیات کی رسد اور طلب دونوں میں کمی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تعاون کے فروغ پر بھی زور دیتی ہے تاکہ منشیات کے ناسور کا مقابلہ کیا جا سکے۔ پالیسی کے چند اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

منشیات کی رسد میں کمی

(a) افیون کی کاشت کا مکمل طور پر خاتمہ تاکہ پاکستان کے منشیات سے پاک ملک کے مقام کو برقرار رکھا جا سکے

(b) ہیروئن کی لیبارٹریوں کے نئے سرے سے قیام کی مؤثر روک تھام

(c) منشیات، ذہنی کیفیت پر اثر انداز ہونے والی ادویات اور منشیات کی تیاری میں استعمال ہونے والے کیمیائی اجزاء کی تیاری اور سمگلنگ کی مؤثر روک تھام

(d) اداروں اور تنظیموں کے درمیان ٹھوس انتظامات کے ذریعے ربط ضبط اور معلومات کے تبادلے کا فروغ

(e) اینٹی نارکوٹکس فورس کی استعداد کاری

(f) منشیات کی کمائی کے ذریعے بنائے گئے اثاثوں کی ضبطی کے لئے کوششوں کا فروغ

(g) منشیات کے کیسوں کی تیز رفتار سماعت اور فیصلوں کے لئے عدالتی نظام میں بہتری

جدول 2 میں پاکستان میں قومی اور صوبائی بنیادوں پر ہیروئن کے استعمال کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔

جدول 2: پاکستان میں منشیات کا استعمال

	سرنج کے ذریعے منشیات کے استعمال کا پھیلاؤ (عددی)	سرنج کے ذریعے منشیات کے استعمال کا پھیلاؤ (فیصد)	منشیات کے استعمال کا پھیلاؤ (اعداد)	منشیات کے استعمال کا پھیلاؤ (آبادی کا تناسب)
NWFP	8,000	0.06	90,000	0.7
Punjab	100,000	0.2	200,000	0.4
Sindh	44,000	0.2	87,000	0.4
Baluchistan	4,500	0.1	45,000	1
Pakistan	125,000	0.14	628,000	0.7

ذریعہ: UNODC رپورٹ 2006 برائے پاکستان میں منشیات کے استعمال کا قومی تخمینہ

منشیات کی طلب میں روک تھام

1۔ ممکنہ طلب کی روک تھام

(a) پاکستان میں منشیات سے پاک معاشرے کے قیام کی جدوجہد خاص طور پر نوجوانوں میں

(b) سماجی آگہی، تعلیم، بیداری، سماجی تحریک اور عوام کی شمولیت کے ذریعے منشیات کی طلب میں کمی

(c) ہر صوبے میں ایک شہر کو 2012 تک منشیات سے مکمل طور پر پاک کرنا تاکہ دوسرے اس مثال کی پیروی کر سکیں

2۔ علاج اور بحالی کے ذریعے طلب میں کمی

(a) علاج اور بحالی کی سہولیات میں اضافہ

(b) منشیات کے عادی افراد کا سروے

3۔ منشیات کے خلاف جنگ میں بین الاقوامی تعاون کا فروغ

4۔ قومی انسداد منشیات کونسل (NAHC) اور منشیات کی روک تھام کے لئے پارلیمانی کمیٹیوں کا قیام (پالیسی پر نظر ثانی اور نگرانی کی غرض سے)

اگرچہ پالیسی جامع طور پر اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ منشیات کے خلاف جنگ مختلف محاذوں پر کس طرح لڑی جائے گی تاہم بعض نکات کا یہاں پر ذکر ضروری ہے۔ اگر رسد کے پہلو کو دیکھیں تو یہ سخت قانون سازی اور منشیات کی تیاری میں استعمال ہونے والے کیمیائی مرکبات مثلاً acetic anhydride اور phenobarbitone (دورہ روکنے کی دوا) کی رجسٹریشن اور خرید و فروخت کی قانونی اجازت پر زور نہیں دیتی۔ ان دوائیوں میں سے مؤخر الذکر خاص طور پر اہم ہے کیونکہ یہ مرگی کے علاج میں شامل ہونے والا مرکب ہے لہذا یہ قانونی طور پر درآمد کیا جا سکتا ہے جسے غیر مناسب طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایسی پالیسی سے نہ صرف ایک

مرکبات کی نقل وحمل کے دستاویزی سراغ حاصل کرنے میں مدد ملنی چاہئے بلکہ ایسے لوگوں پر نظر رکھنے میں بھی مدد ملنی چاہئے جو کہ ایسے مرکبات کی تجارت میں شامل ہیں جنہیں ممکنہ طور پر نقصان دہ استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

منشیات کی مارکیٹ میں طلب ہی رسد میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔منشیات کی طلب میں کمی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک قانون نافذ کرنے والے اداروں میں اس بات کی بہتر صلاحیت موجود نہ ہو کہ وہ منشیات استعمال کرنے والوں کو روک سکیں۔ یہ بات خاص طور پر پاکستان میں معاشرے کے اعلیٰ طبقے کے لئے درست ہے جو کہ اب بڑھتی ہوئی مقدار میں مصنوعی طور پر تیار ہونے والی منشیات استعمال کر رہا ہے ۔ UNODC کی رپورٹ کے مطابق Ecstasy کی گولیوں کے پکڑے جانے کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔2005 میں صرف 13 گولیاں پکڑی گئی تھیں جو کہ 2006 میں بڑھ کر 8325 ہو گئی جس سے اس کے بڑھتے ہوئے استعمال کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔(7)

جہاں پالیسی تفصیل سے انتظامی ڈھانچوں اور متعلقہ وسائل کا ذکر کرتی ہے وہیں اس اہم سوال کا جواب دینے سے گریز کرتی ہے کہ منشیات کا استعمال کا سروے کتنی باقاعدگی سے کیا جائے گا۔ یہ اس لئے اہم ہے کہ جب تک اس سروے کو باقاعدگی سے نہیں کیا جائے گا حکومت منشیات کے استعمال کی مقدار اور رجحانات کا اندازہ نہیں لگا سکے گی ۔ ایسے رجحانات کا جائزہ لئے بغیر پالیسی پر نظر ثانی سے مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکیں گے اور یہ ان اہداف کے حصول میں ناکام رہے گی جن کے لئے پالیسی ترتیب دی جا رہی ہے۔

ماحصل

جیسا کہ اس بیک گراؤنڈ پیپر میں مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے پاکستان میں منشیات کی تاریخ طویل اور پریشان کن رہی ہے۔ اگرچہ پاکستان میں منشیات کی کاشت اور پیداوار میں نمایاں حد تک کمی آئی ہے ۔لیکن منشیات کی سمگلنگ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہونے کی بجائے بڑھتی گئی ہے اور اس حقیقت کو انسداد منشیات پالیسی 2010 میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔اس کی نمایاں وجوہات میں ملک کی غیر محفوظ مغربی سرحد، قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزور استعداد، تیزی سے بدتر ہوتی ہوئی سماجی اور معاشرتی صورت حال اور سمگلروں کی قانون سے بچنے کے نئے راستے اور طریقے تلاش کرنے کی صلاحیت شامل ہیں۔

اگرچہ پاکستان کو چھاپوں کے ذریعے منشیات کی ضبطیوں میں نسبتاً کامیابی حاصل ہوئی ہے (خطے کے کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں پاکستان میں ہیروئن اور مارفین کی بنیاد پر بننے والی منشیات کے ضبط میں زیادہ کامیابی ہوئی ہے) تاہم ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اس لحاظ سے انسداد منشیات پالیسی 2010 ایک اچھی کوشش ہے جس میں ملک کے اندر اور بین الاقوامی طور پر منشیات کی طلب اور رسد میں کمی کیلئے کثیر السطحی طریقہ کار کا خاکہ بیان کیا گیا ہے۔تاہم اس میں چند اہم مسائل کو نظر انداز کیا گیا مثلاً سخت قانون سازی اور ایسے قانونی مرکبات کی رجسٹریشن اور لائسنس کا اجراء جن کے منشیات کی تیاری میں استعمال ہونے کا امکان ہو۔ایک مؤثر اور شفاف عدالتی اور پولیس کا نظام بھی درکار ہے کہ طلب اور رسد دونوں پہلوؤں سے منشیات میں کمی لائی جا سکے۔ اس کے علاوہ یہ رپورٹ اس خوفناک حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ منشیات کی اس خفیہ تجارت میں القاعدہ اور طالبان کا بہت بڑا حصہ ہے۔جس کا مطلب ہے کہ منشیات کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے منشیات، دہشت گردی اور حکومتی کردار کے گہرے روابط کو سمجھنے کی ضرورت ہے ۔2001ء میں UNODC کی رپورٹ کے مطابق افیون کی تجارت کا حجم ایک ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے۔اس کے علاوہ یہ رپورٹ اس خوفناک حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ منشیات کی اس زیرزمین تجارت میں القاعدہ اور طالبان کا بہت بڑا حصہ ہے۔اس کا مطلب ہے کہ منشیات کہ خلاف جنگ لڑنے کے لئے منشیات، دہشت گردی اور حکومتی کردار کے گہرے روابط کو سمجھنے کی ضرورت ہے ۔

انسداد منشیات پالیسی 2010 کا مسودہ ایک نہایت خوش آئند قدم ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ معاشرے کے مختلف طبقات کو اس پالیسی کے حتمی بنانے کے عمل اور اس کے مؤثر نفاذ کی نگرانی کے عمل میں شامل کیا جائے۔ پارلیمانی کمیٹیوں کو اس طریقے سے شامل کرنے کی ضرورت ہے کہ نہ صرف وہ پالیسی کی منظوری اور نظر ثانی کے عمل میں شامل ہوں بلکہ اس کے مؤثر نفاذ کے عمل کی باقاعدگی سے نگرانی کر سکیں۔

7. UNODC Pakistan. (2008). Illicit drug trends in Pakistan, p 19: http://www.unodc.org/documents/regional/central-asia/Illicit%20Drug%20Trends%20Report_Pakistan_rev1.pdf

حوالہ جات

Business Day. (February 25, 2010). *PM approves second national anti-narcotics policy* http://www.businessday.com.pk/details.asp?id=14610 (*As accessed on March 12, 2010*)

Hussain, S. and Naqvi, H. (July-December 2007). *Drug addiction in Pakistan: A neglected agenda*, Journal of Pakistan Psychiatric Society, Vol 4, No 2 http://www.jpps.com.pk/display_articles.asp?d=181&p=art (*As accessed on March 10, 2010*)

Ministry of Narcotics Control. (2009). Draft of Anti-Narcotics Policy 2010. Islamabad: Government of Pakistan

Ministry of Narcotics Control. (2009). Yearbook 2008-2009. Islamabad: Government of Pakistan.

Taylor, Dr. L. (2006). *The nexus of terrorism and drug trafficking in the golden crescent: Afghanistan*, USAWC Strategy Research Report http://www.dtic.mil/cgi-bin/GetTRDoc?AD=ADA449213&Location=U2&doc=GetTRDoc.pdf http://www.unodc.org/pakistan/en/country_profile.html (*As accessed on March 9, 2010*)

UNODC. (2009). *Addiction, crime and insurgency: The transnational threat of Afghan opium*, p 3 http://www.unodc.org/documents/data-and-analysis/Afghanistan/Afghan_Opium_Trade_2009_web.pdf (As accessed on March 9, 2010)

UNODC Pakistan. (2008). *Illicit drug trends in Pakistan*, pp 6-7, 10-12, 15, 22 http://www.unodc.org/documents/regional/central-asia/Illicit%20Drug%20Trends%20Report_Pakistan_rev1.pdf (*As accessed on March 12, 2010*)

http://www.drugpolicy.org/global/drugpolicyby/asia/casia/ (*As accessed on March 10, 2010*)

http://prr.hec.gov.pk/Chapters/1449-1.pdf (*As accessed on March 10, 2010*)

Http://en.wikipedia.org/wiki/Anti-Narcotics Force (*As accessed on March 8, 2010*)

Http://www.fia.gov.pk/dep_crime.htm (*As accessed on March 10, 2010*)

http://www.justice.gov/dea/concern/narcotics.html (*As accessed on March 9, 2010*)

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

رجسٹرڈ آفس: 172-M، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org